فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَبْصَار (القرآن)

آپ بیتی

مکمل

سوانح

برکۃ العصر، شیخ الحدیث، قطب العالم

حضرت مولانا محمد زکریا الکاندھلوی

ثم المہاجر المدنی قدس سرہ

۲

ناشر مکتبہ عمر فاروق

4/501 شاہ فیصل کالونی کراچی

فاعتبروا یا اولی الابصار القرآن

آپ بیتی

رسالہ

نمبر ۶ تا ۷

سوانح

برکۃ العصر شیخ الحدیث قطب العالم

حضرت مولانا محمد زکریا الکاندھلوی

ثم المهاجر المدنی قدس سرہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/501 شاہ فیصل کالونی کراچی

نام کتاب .... آپ بیتی جلد دوم
مؤلف .... حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہٗ
اشاعت دوم .... جدید تصحیح شدہ ایڈیشن
ضخامت 544
قیمت ....
ناشر .... فیاض احمد 021-4594144-8352169
موبائل 0334-3432345
مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی نمبر ۲۵

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہٰذا کی تیاری میں تصحیحِ کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جاسکے۔

۔جزاء کم اللّٰہ تعالیٰ جزاءً جمیلاً جزیلاً۔

خالی نہیں ہوتا اور نہ اس سے ان کا مرتبہ کم ہو جاتا ہے بلکہ ان کا درجہ اس کے سبب بڑھ جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کا گیہوں کھانا اور جنت سے نکالا جانا بظاہر تو بے شک ان سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی اور انہوں نے اپنی خطاء سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے وہ خطا عفو فرمائی مگر اس میں حکمت الٰہی یہ تھی کہ اس خطا کے سبب وہ جنت سے نکالیں جائیں اور دنیا میں آئیں ان سے انبیاء واولیاء مومن مسلمان پیدا ہوں، دنیا کا کارخانہ جاری ہو۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو قتل کیا اور فرعون کے خوف سے مدین چلے گئے۔ وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکی سے ان کا نکاح ہوا اور چند سال وہاں رہ کر مصر کو چلے تو کوہِ طور پر رسالت ملی۔ اب خیال چاہیے کہ اس خطا میں اور وہاں سے بھاگنے میں کتنی حکمتیں تھیں۔ اگر ان سے وہ خطا نہ ہوئی ہوتی تو یہ فوائد کیوں کر ظہور میں آتے۔

(مختصراً سیرت سید احمد شہید: ص ۵۰۵/ج ۲)

سفرِ حج میں آپ کے ساتھ عبداللہ نومسلم دہلوی اور ان کی بیوی جو آپ کے گھر کی ملازمہ اور خدا کی ایک نیک بندی تھی، ساتھ تھے۔ اس عورت کی گود میں ایک بچہ تھا اور آپ کی ایک صاحبزادی بھی، شیر خوار تھی۔ وہ عورت دونوں بچوں کو دودھ پلاتی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد اس کا دودھ کم ہو گیا۔ اس نے صاحبزادی کو دودھ پلانا چھوڑ دیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کو اس پر غصہ آیا اور انہوں نے ایک دن حضرت سے شکایت کی۔ آپ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم اس بچی کو ضرور دودھ پلاؤ۔ ہم تمہاری خوراک ایسی مقرر کر دیں گے کہ دودھ بڑھ جائے گا۔ اس نے کہا کہ میں نے بہت سے چیزیں کھائیں لیکن دودھ نہیں بڑھا۔ میں اس بچی کو دودھ پلانے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن پوچھتی ہوں اگر میرا بچہ بھوکوں مر گیا تو اس کا گناہ مجھ پر ہے یا نہیں۔ آپ نے اپنی بچی کا دودھ اس سے چھڑا دیا۔ اس کا میاں عبداللہ کو بھی بہت رنج ہوا۔

چار پانچ دن کے اندر آپ کو بہت تردد و پریشانی لاحق ہوئی اور دعاء و مناجات وغیر میں کمی محسوس ہوئی۔ اس پر آپ نے مغموم ہو کر بارگاہ بے نیاز میں بہت دعاء والتجاء کی آپ کو متنبہ ہوا کہ بچی کو دودھ پلانے کے واقعہ میں آپ سے ایک غریب عورت کی دل شکنی ہوئی اور اس کے بچہ کی حق تلفی ہوئی۔ آپ صبح ہی صبح مکان پر تشریف لائے اور لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے اس معاملہ میں قصور ہوا اور سب واقعہ بیان کیا پھر سب مستورات کو ساتھ لے کر آپ میاں عبداللہ کی بیوی کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ یہ دیکھ کر ڈر گئیں اور رونے لگیں۔ آپ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا، ہم سے خطا ہوئی کہ ہم نے تم کو بچی کے دودھ پلانے کا حکم دیا، خدا کے لیے معاف کر دو۔ یہ سن کر وہ زیادہ رونے لگی۔ عورتوں نے ان کو سمجھایا کہ زبان سے کہہ دو کہ ہم نے معاف کیا۔ اس